

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل رائج تسبیح جو کہ نماز کے بعد لوگ کرتے ہیں جو کہ دانوں میں پروئی ہوئی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے۔ کیا یہ بدعت ہے یا نہیں؟ یاد رہے کہ ہمارے ہاں ایک نابینا حافظ صاحب ہیں جو کہ اپنے آپ کو حافظ الحدیث کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دانوں والی تسبیح ثابت ہے اور حدیث دارقطنی کا حوالہ دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس حدیث کو ضعیف ثابت کرے تو منہ مانگا انعام دوں گا۔ براہ مہربانی تفصیل بیان کریں ((الوطاہر محمدی، خانیوال))

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

مروجہ آئمہ تسبیح کا صریح ثبوت میرے علم میں نہیں ہے، لہذا اس سے بچنا بہتر ہے۔ مجوزین حضرات ان روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں گھٹلیوں پر گلتنا مذکور ہے۔ مثلاً ایک عورت گھٹلیوں یا کنکریوں پر تسبیح پڑھ رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تسبیح میں اس کام سے زیادہ آسان و افضل نہ بتا دوں؟ پھر آپ نے اسے ایک دعا سکھائی۔

دیکھئے سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب التسبیح بالحسی حدیث: 1500

اس کی سند حسن ہے۔ اسے امام ترمذی (3567) نے "حسن غریب" ابن حبان (الموراد: 2330) حاکم (1/548) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ حافظ الضیاء المقدسی نے المختارہ میں ذکر کیا ہے، بعض جدید محققین "مختصین" (کا اسے ضعیف کہنا غلط ہے۔ اس حسن لذاتہ روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں۔ دیکھئے "المختار فی السبیح" للسیوطی (الحاوی للفتاویٰ 2/2

دیگر آلات تسبیح واذکار پڑھنا جائز ہے، بدعت نہیں ہے، ہاں ہم افضل یہی ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں پر یہ گنتی کی جائے،

(دارقطنی والی روایت فی الحال مجھے یاد نہیں ہے واللہ اعلم۔ (شہادت، جون 2000ء

جواب: سنن ابی داؤد (1500) کی ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک عورت کھجور کی گھٹلیوں یا کنکریوں پر تسبیح پڑھ رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس سے بہتر کام ایک دعا سکھائی (یعنی آپ نے اسے کنکریوں اور گھٹلیوں پر تسبیح پڑھنے سے منع نہیں فرمایا) اسے ترمذی (3568) نے حسن غریب" ابن حبان (2330) ذہبی (تفخیص المستدرک 1/547، 548) اور ضیاء مقدسی (المختارہ 3/210، ح 1010، 1011) نے صحیح قرار دیا ہے۔

احمد بن صالح (المصری)، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، سعید بن ابی بلال اور عائشہ بنت سعد سب ثقہ وقابل اعتماد ہیں، سعید مذکور اختلاط کا الزام مردود ہے۔ خزیمہ مذکور کی توثیق ابن حبان، ترمذی، ذہبی اور ضیاء المقدسی نے کر رکھی ہے لہذا حافظ ابن حجر وغیرہ کا اسے (للیرف) کہنا صحیح ہے۔ اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں۔ (مثلاً دیکھئے المنہ فی السبیح للسیوطی والحاوی للفتاویٰ ج 2 ص 7-2) شیخ البانی نے اس روایت کو (ضعیف قرار دیا ہے حالانکہ یہ روایت حسن لذاتہ ہے اور شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ (شہادت، جنوری 2003ء

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 474

محدث فتویٰ